بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچے بیمار کیوں ہوتے ہیں حالانکہ وہ گنہگار بھی نہیں ہوتے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نابالغ، ناسمجھ بچے بیمار کیوں ہوتے ہیں حالانکہ ان کے گناہ شمار نہیں ہوتے، کیا والدین کے گناہوں کی سزا میں بچے بیمار ہوتے ہیں؟

جواب

یہ بات تو حقیقت پر مبنی ہے کہ بیماری، مسلمان کے لیے اللہ تعالی کی رحمت ہے، اگر بندہ مؤمن اس پر صبر کرے اور راضی برضائے الٰہی رہے تو اس کی وجہ سے اس شخص کی خطائیں معاف کی جاتی ہیں، لیکن بیماری کو صرف گناہوں کا نتیجہ سمجھنا درست نہیں بلکہ بعض اوقات یہ آزمائش اور درجات کی بلندی کے لئے بھی آتی ہے، یہی وجہ ہے کہ بخار وغیرہ چند امراض نے انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی قدم بوسی کی ہے، خود حضور جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بخار نے حاضری دی ہے، لہذا بچوں کی بیماری اور انہیں تکلیف پہنچنا، بلندی درجات کا سبب ہے، انہیں والدین کے گناہوں کا نتیجہ سمجھنا صحیح نہیں، ہاں! بعض اوقات اولاد کی بیماری، والدین کے لئے آزمائش ہوتی ہے، تاکہ صبر و تحمل کرکے اجر و ثواب کے مستحق ہوں۔

صحیح بخاری میں ہے "عن أبي هريرة: عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا أذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها إلا كفر الله بها من خطاياه" ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی تکلیف، بیماری، غم ورنج، ایذا، غم پہنچتا ہے، حتی کہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے، تو اللہ عزوجل اس کے بدلے اس کی خطائیں مٹا دیتا ہے۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 5641، ج 7، ص 114، دار طوق النجاۃ)

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بخار کے متعلق صحیح بخاری میں ہے "قال عبد الله بن مسعود: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يوعك وعكا شديدا، فمسسته بيدي فقلت: يا رسول الله، إنك لتوعك وعكا شديدا؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أجل، إني أوعك كما يوعك رجلان منكم» فقلت: ذلك أن لك أجرين؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أجل» ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ما من مسلم يصيبه أذى، مرض فما سواه، إلا حط الله له سيئاته، كما تحط الشجرة ورقها»" ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ کو بہت تیز بخار تھا، تو میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کا مبارک جسم چھوا تو عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں مجھ کو تمہارے دو شخصوں کے برابر بخار ہوا کرتا ہے، میں نے عرض کیا یہ اس لیے ہوگا کہ آپ کو ثواب بھی دوگنا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اسی وجہ سے، پھر آپ نے فرمایا کوئی مسلمان

ایسا نہیں جسے کوئی تکلیف ، بیماری وغیرہ پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 5660، ج 7، ص 118، دار طوق النجاۃ)

اس حدیث پاک کے تحت مرآۃ المناجیح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : "خیال رہے کہ بخار مرضِ انبیاء ہے، ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بخار ہی سے ہوئی۔ (ذلك لأن لك أجرين) کے تحت لکھتے ہیں : " یہ ہے صحابہ کا ادب واحترام ، یعنی یارسول اللہ یہ تو ہم بھی نہیں کیا جاسکتا کہ آپ کی بیماری خطاؤں کی معافی کے لیے ہو، آپ کو گناہ وخطا سے نسبت ہی کیا، آپ کی بیماری صرف بلندئ درجات کے لیے ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جن چیزوں سے ہم گنہگاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں ان سے نیک کاروں کے درجے بڑھتے ہیں۔ (ما من مسلم) کے تحت مزید فرماتے ہیں : "مسلمان سے مراد گنہگار مسلمان ہے۔ بے گناہ مسلمان جیسے ابو بکر صدیق وغیرہم اور نا سمجھ بچے اس حکم سے علیحدہ ہیں، ان کے درجے بلند ہوں گے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد 2، صفحہ 410، 411، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-4591

تاریخ اجراء : 10 رجب المرجب 1447ھ / 31 دسمبر 2025ء